© rasailojaraid.com

حضرۃ العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی مدظلہ اٹک شہر

احسان وسلوک میں
حضرۃ مدنی قدس سرہٗ العزیز کا مقام رفیع

۳

تربیۃ السالکین حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی ریاضت اور محنت سے اس راہ سلوک کو طے فرمایا تھا وہ پوری طرح اس کے نشیب وفراز سے واقف تھے یہی وجہ تھی کہ آپ نے سالکین کی تربیت ان کے مزاج کے مطابق فرمائی اختصار کے طور پر ان کے ارشاد فرمودہ چند روحانی نسخے درج ذیل ہیں۔

(۱) امراض باطنیہ کے ازالہ کے لیے آپ نے فرمایا۔

"امراض باطنیہ کے علاج اجمالی تو کثرت ذکر اور تدبر فی القرآن اور کثرت تلاوت ہے اور تفصیلی (علاج) احادیث متعلقہ میں غور کرنا اور ان کی ہدایات کے مطابق ہر ایک خلق میں جدوجہد کرنی تصوف کی کتابیں ان امور میں ہدایات تامہ کرتی ہیں بالخصوص امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں جیسے کیمیائے سعادت، منہاج العابدین وغیرہ کی ہر دو کا ترجمہ اردو میں موجود ہے۔ منہاج العابدین امام غزالیؒ کی آخری تصنیف ہے مختصر اور مفید ہے اس کا ترجمہ سراج السالکین اُردو میں ہے اور بہت کار آمد ہے رسالہ امداد السلوک فارسی میں بہت مفید ہے۔"

(مکتوبات شریف ج ۴ صـ۲۹)

ف: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تصانیف کا خلاصہ خلاصۃ التصانیف فی التصوف کے نام سے عارف باللہ شیخ محمد امین کردیؒ نے فرمایا ہے جس کا ترجمہ اُردو میں اس گناہ گار نے روحانی تحفہ کے نام سے کیا الحمدللہ اس سے ہر طبقہ کے مسلمانوں کو فائدہ پہنچا چنانچہ اس کا ترجمہ پشتو زبان (ادارۃ العلم والتحقیق، دارالعلوم حقانیہ" اکوڑہ خٹک کی جانب سے) سندھی زبان میں شائع ہو چکا ہے اب انشاء اللہ انگریزی میں بھی شائع ہونے والا ہے۔

"امداد السلوک" یہ کتاب حضرت قطب الدین دمشقی م ۸۰۰ھ کی تالیف ہے جس کا نام رسالہ مکیہ ہے یہ عربی زبان میں ہے جس کا ترجمہ فارسی زبان میں قطب الارشاد حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حافظ محمد ضامن حسن شہید کے حسب ارشاد فرمایا اور اس ترجمہ کا نام اپنے مرشد کی نسبت سے امداد السلوک

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رکھا۔ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ نے اس گناہ گار کو مطالعہ کا حکم فرمایا تھا جس سے کافی روحانی فائدہ ہوا مگر افسوس گناہ گار سنبھال نہ سکا۔

اسی طرح آنکھ کے گناہ سے محفوظ رہنے کا عملی علاج تجویز کرتے ہوئے فرمایا:۔

"جب کوئی حسین صورت نظر آجائے تو معاً یہ تصور کیجئے کہ یہ ناپاک منی اور ناپاک خون سے بنائی ہوئی عورت ہے اور بدن میں سیر وں نجاست اس میں بھری ہوئی ہے صبح و شام پاخانہ اور پیشاب وغیرہ کی صورت میں نکلتی ہے اور مرنے کے بعد اس کی نہایت نفرت انگیز صورت ہونیوالی ہے اس واقعی بات میں ذرا غور اور دھیان برابر رکھئے انشاء اللہ بے چینی وغیرہ جاتی رہے گی۔" (ج ۴ صـ۲۹)

(۲) قبض وبسط کا علاج ۔ اس گناہ گار کے نام مکتوب شریف میں یہ ارشاد فرمایا:۔

"قبض وبسط کی حالت کا پیش آنا خواص انسانی میں سے ہے اس سے زیادہ متاثر نہ ہونا چاہئیے البتہ قبض کی حالت میں آدمی کو چاہیئے کہ استغفار کثرت سے کرتا رہے اور بسط کی حالت میں خدا تعالیٰ کا شکر کثرت سے کرے کیونکہ خداوند تعالیٰ کا ارشاد ہے اگر تم شکر کرو گے اور احسان مانو گے تو اور زیادہ تم کو دوں گا۔" (مکتوبات ج ۳ صـ۱۲)

(۳) سالک کے لیے جسمانی اور مادی تکالیف کا علاج ۔ ایک مرید باصفا کو ارشاد فرمایا:

"یہ جسمانی اور مادی تکالیف اندیشناک نہیں بلکہ ذکر کی تاثیرات ہیں جیسے اجزاء ناریہ دخان میں اجزاء ارضیہ کو اپنے مرکز کی طرف اٹھالے جاتے ہیں اور درمیان میں تصادم کی وجہ سے برق رعد اور صاعقہ وغیرہ پیش آتے ہیں یہی حال سالک کو ذکر کے ساتھ پیش آتا ہے هنیئاً لارباب النعم نعیمهم" تاہم ذکر جہر بارہ تسبیح کو موقوف کر دیجئے اور علیٰ ہذا القیاس اسم ذات کو بھی بند کر دیجئے باقی اذکار یعنی پاس انفاس اور ذکر قلبی جو کہ جاری ہیں جاری رکھئے اور مراقبہ میں ترقی کیجئے۔" (مکتوبات ج ۳ صـ۹۳)

یہ گناہ گار عرض کرتا ہے کہ بیعت کا مقصد اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ بیعت کے بعد رزق کی فراوانی ہو اور دنیاوی مقاصد پورے ہوں آجکل بیعت کا تقریباً یہی معیار قرار دیا گیا ہے اس لیے بجائے اصلاح نفس اور تزکیہ باطن کے اہل اللہ اور اولیاء کرام سے عملیات کی اجازت مانگتے ہیں اور اگر مالی حالت درست ہوگئی مادی اغراض پوری ہوگئیں تو پھر مرشد کو قاضی الحاجات کہنے اور سمجھنے میں بھی دیر نہیں لگاتے اور اگر میلے کچیلے گناہ سے آلودہ بدن کو شیخ کامل کی نظر سے صاف ہونے میں تکلیف پہنچے یا ناجائز رزق کی آمدنی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بند ہو جائے یا کوئی مادی ابتلا آجائے تو اس بیعت کو توڑ ڈالتے ہیں ایسے قسم کے لوگوں کا ذکر قرآن عزیز نے یوں فرمایا ہے۔

ومن الناس من یعبد اللہ علی حرف فان اصابہ خیر اطمان بہ واصابتہ فتنۃ انقلب علی وجھہ خسر الدنیا والاخرۃ ذلک ھو الخسران المبین۔ (الحج ۱۱)

ترجمہ، اور کچھ لوگ اللہ تعالٰی کی عبادت ایک شرط پر کرتے ہیں اگر ان کو دنیاوی بہتری مل جائے تو اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور اگر کوئی آزمائش آجائے تو چہرے کے بل پلٹ جاتے ہیں دنیا اور قیامت دونوں میں گھاٹا پا گئے اور یہ کھلا ہوا گھاٹا ہے۔

حالانکہ سلوک و معرفت تو اصحاب صفہ کی وراثت ہے بلکہ اس گناہ گار کے نزدیک تو تمام دینی تعلیم اصحاب صفہ کی وراثت ہے ان مدارس اور خانقاہوں میں اگر اصحاب صفہ کی جھلک ہو گی تو دینی طور پر کامیاب ورنہ ناکام ہوں گے۔

ایک صحابی نے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا اللہ تعالٰی کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ سے بڑی محبت ہے آپ نے فرمایا دیکھ تو کیا کہہ رہا ہے؟ اس نے تین بار اللہ تعالٰی کی قسم کھا کر کہا مجھے آپ سے بڑی محبت ہے تو آپ نے فرمایا،

"اگر تو سچا ہے تو پھر غربت کے لیے پالان تیار کر لے یاد رکھ جس کو میرے ساتھ محبت ہو گی فقر و فاقہ اس کی طرف پانی کے اس سیلاب سے بھی جلدی پہنچ جائے گا جو پستی کی طرف بہنے والا ہو۔" (مشکوٰۃ باب فضل الفقراء)

چنانچہ سلوک و احسان کے طلباء کو فقیر کہا جاتا ہے اور فقر کے تین حرف تین صفات کی علامت ہیں۔

ف سے فاقہ، ق سے قناعت، ر سے ریاضت۔ رزقنا اللہ وایاکم آمین

اس دنیا کی عیش و عشرت سے دامن بچانا صرف تقویٰ ہی نہیں بلکہ سلوک کے لیے نہایت ہی ضروری ہے یہی وجہ ہے کہ اکابر اولیاء کرام ہمیشہ اس سے کنارہ کش رہے شاہ غلام علی نقشبندی کو جب نواب ٹونک نے ضروریات کے پورا کرنے کے لیے مادی پیش کش کی تو آپ نے جواب میں فرمایا،

نان جوین و خرقۂ پشمین و آب شور
سیپارہ کلام و حدیث پیمبری

ہم نسخہ دو چار ز علمیکہ نافع است
نہ دیں نہ لغو بو علی و ژاژ عنصری

تاریک کلبۂ کہ پئے روشنی آں
بیہودہ نیستے نجرد شمع قادری

بہ یک دو آشنا کہ نیرزد بہ نیم جو
در پیش چشم او ملک سنجری

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایں آں سعادت است کہ حسرت برادبرد جویائے ملک قیصر تخت سکندری

(۴) حضرت مولانا عبدالحق مدنی صدر مدرس مدرسہ قاسمیہ شاہی مسجد مراد آباد کے نام گرامی نامہ میں ارشاد فرمایا:

" آپ کا یہ فرمانا کہ زن شوہر کے تعلقات کے ساتھ اصلاح نفس محال ہے میں اس کو تسلیم نہیں کرتا کیونکہ بیوی کے ساتھ خلوت بھی قلب کو صفا اور روح کو جلا دیتی ہے شفا قاضی عیاض کے شارح نے لکھا ہے کہ ہر شہوت دل کو زنگ آلود کرتی ہے سوائے خلوت صحیحہ بیوی کے ساتھ، کیونکہ اس سے صفائی باطن ہوتی ہے " (مکتوبات شریف ج ۱ صا۳۱)

تجرد اور ان دنیاوی علائق سے تبتّل جو نہ صرف انسان کی فطرت سلیمہ میں داخل ہیں نہ صرف غیر پسندیدہ بلکہ اسلامی تعلیم کے خلاف ہیں سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی لا رھبانیہ فی الاسلام سلوک اور احسان طریقت کا بنیادی اصول ہے پھر نکاح جو کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے جس کو سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرت سے تعبیر فرمایا سوائے یحیٰی اور عیسیٰ علیہم السلام کے سب انبیاء علیہم السلام نے ازدواجی زندگی اختیار فرمائی قرآن عزیز نے فرمایا وجعلنا لھم ازواجا و ذریتہ (الرعد ۳۸) خود سید دوعالم امام المعصومین مرشد السالکین صلی اللہ علیہ وسلم کے نو حرم تھے جوان کی خصوصیت تھی امت کی تعلیم کے لیے سفر میں مغازی میں بھی کسی نہ کسی ام المومنین کو ہمراہی کی سعادت بخشی رفیق اعلیٰ کے سفر کے وقت بھی یہ تعلق جلوہ گر تھا۔

نکاح اور تعلقات زن وشوئی معاشرتی یا جنسیاتی مسئلہ نہیں بلکہ یہ تو مذہبی اور روحانی مسئلہ ہے۔ کسی اخلاق فاسدہ اور اعمال رذیلہ خبیثہ کا نکاح سے قلع قمع ہو جاتا ہے قرآن عزیز نے جعل بینکم مودۃ ورحمۃ فرما کر اس کی حکمت بالغہ کو یوں ارشاد فرمایا کہ مودۃ فی زمان الشباب ورحمۃ فی زمان الشیخوخۃ یعنی جوانی میں میاں بیوی کے درمیان قلبی محبت ہو جاتی ہے اور بڑھاپے میں ایک دوسرے کے لیے سراپا شفقت اور رحمت بن جاتے ہیں۔

(۵) ایک مسترشد کی بعض کمزوریوں پر تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

" طبیعت کا بدل جانا تو کسی گناہ کی شومی سے یا کسی حالت کے اظہار سے یا طبعی قبض سے جو کچھ بھی ہو لہٰ استغفار کی کثرت لازم ہے افسوس تو اس امر کا ہے کہ چار وقت کی نماز کیوں چھوٹی ہمیشہ خیال رکھئے کبھی ایسے وقت میں فرائض ترک نہ ہوں دل لگے یا نہ لگے کتنا ہی انقباض ہو مگر نماز ترک نہ ہونی چاہیئے توبہ نصوح کیجیے اور کثرت استغفار عمل میں لائیے ۔۔۔۔ انشاء اللہ حالت خوب ہو جائے گی۔ (مکتوبات شریف ج ۱ صہ۳۱۸)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہر مسلمان کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے اعمال میں کمی یا کمزوری پر غور و فکر کرے چونکہ اللہ تعالیٰ تو رحیم اور کریم ہے وہ کسی نعمت کو سلب نہیں فرماتا جب تک بندہ خود اپنی نااہلی یا ناشکری کی وجہ سے محروم نہ ہو ارشاد گرامی ہے ان اللہ لا یغیر بقومٍ حتی یغیروا بانفسھم (الرعد ۱۱)

سالک کے لیے تو بہت ہی محتاط رہنا ضروری ہے کہ اس کی محنت ضائع نہ ہو اس کے لیے توبہ اور استغفار ضروری ہے مگر توبہ وہی ہو جس کا ذکر قرآن عزیز نے یوں فرمایا:۔ الا من تاب و آمن وعمل عملاً صالحاً فاولئك یبدل اللہ سیّاٰتھم حسنات وکان اللہ غفوراً (الفرقان ۷۰)

(۶) ایک مسترشد صاحب کو جنہوں نے خلافت کی درخواست دی تھی یہ ارشاد فرمایا:۔

”محترم عزیز! نفس اور شیطان کے مکر ہزار ہزار ہیں دونوں انسان کو اگر وہ کھلی ہوئی انانیت اور جاہ پرستی اور خود غرضی سے بچا بھی ہے تو ایسی ایسی خفیہ تدبیروں میں مبتلا کرتے ہیں کہ ان سے بچنا سخت مشکل ہوتا ہے عموماً لوگوں میں پیری مریدی، حب جاہ و مال اور خواہشات نفسانی کی بناء پر جاری ہو رہی ہے بہر حال ان دونوں کے مکر سے بچئے، ممکن ہے کہ نسبت طریقت سے مالا مال ہو جائیں اور آپ کو باقاعدہ ارشاد و سلوک کی اجازت دینی چاہیئے مگر ابھی بہت سی خامیاں ہیں۔“ (صفحہ ۳۴۲)

سالک کی نیت خالص اصلاح نفس ہو وہ نفی اثبات میں اگر اپنے وجود کی نفی نہیں کر سکتا تو وہ کیسا موحد ہے لا الہ الا اللہ کے ذکر میں اگر وہ متعارف معبودات باطلہ کی نفی تو کرتا ہے مگر اپنے نفس کی نفی نہیں کرتا تو وہ کس طرح اصلاح پذیر ہو سکتا ہے اس لیے وہ عملیات جن کا تعلق تسخیر خلق سے ہے تزکیہ نفس کے لیے مفید نہیں اعداء کی شر سے محفوظ رہنے کے لیے عملیات کا پڑھنا تو درست ہے جیسا کہ سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر معوذتین نازل فرمائیں مگر تزکیہ نفس شے دگر ہے۔

حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ نے ہی ایک مسترشد کو فرمایا:۔

”کوئی عمل تسخیر کا ایسا ہوتا تو میں یہاں جیل ہی میں کیوں پڑا ہوتا سب سے بڑا عمل تسخیر کا تقویٰ ہے ان الذین آمنوا وعملوا الصٰلحٰت سیجعل لھم الرحمٰن ودًّا (مریم ۹۶)

(۷) اس گناہ گار کفش بوس کے نام ارشاد فرمایا:۔

”میرے محترم! لوازم عبودیت میں سے ہے کہ بندہ آقا کے حکم اور اس کی مرضی کا نہ صرف تابع بلکہ اس پر خوش بھی رہے اور منازل عشق میں تو اسکی رضوان اور خوشنودی نصب العین اور مقصود بالذات ہونی چاہیئے پھر اس قلق اور اضطراب کے کیا معنی؟ عالم اسباب میں فرما دیا گیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل آپ پر لازم ہے کہ اگر مجھ پر کوئی آثار قلق واضطراب کے ظاہر ہوتے تو مجھ کو نہ صرف صبر بلکہ شکر کی تلقین کرتے من یرد اللّٰہ بہ خیرًا یصب منہ یاد دلاتے یہاں آپ خود الٹے مضطرب نظر آتے ہیں ملاقات کا ہرگز قصد نہ فرمائیں۔ (ڈسٹرکٹ جیل مراد آباد ۲۲ جولائی ۱۹۴۲ء، ۸ رجب ۱۳۶۱ھ)

(ج ۳ ص ۳۶۱)

مرشد کے لیے مربی ہونا ضروری ہے تربیت کا مفہوم یہ ہے کہ مرید اور مسترشد کی اصلاح کریں اس طرح اصلاح میں مرید کے مزاج اور کیفیت کا لحاظ نہ کرے رَبّ اور اَب میں یہی فرق ہے کہ اب سراپا شفقت ہے اولاد کی فاش غلطی بھی دیکھ کر خاموشی اختیار کر لیتا ہے جبکہ تربیت کنندہ کے لیے تنبیہ اور بوقت ضرورت اس میں سختی بھی ضروری ہے رب العٰلمین نے عفو وکرم مغفرت اور درگذر اس قدر فرمائی کہ اس سے زیادہ محال ہے مگر نافرمانی پر زجر وتوبیخ اور بغاوت پر کسی بھی رعایت کا اظہار نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ان اللّٰہ لا یغفر ان یشرک بہ حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کا عفو وکرم، درگذر، انکساری، محبت اور شفقت اس دور میں بے نظیر تھی مگر بغاوت اور عدم اعتماد پر سرزنش بھی تھی جسکی نظیر مولانا صبغت اللہ صاحب کا واقعہ ہے۔

(۸) مولوی صبغۃ اللہ صاحب میں تعلق انکے مودودی ہونے کی وجہ سے منقطع کر چکا ہوں۔

(مکتوبات شیخ الاسلام ج ۳ ص ۳۲)

چونکہ ابوالاعلیٰ مودودی نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے عنوان سے اپنا پورا زور قلم صرف کیا تھا جس کے دام تزویر میں بڑے بڑے علماء کرام اپنی سادگی اور اس سراب کو آب حیات سمجھ کر کشاں کشاں داخل ہوتے رہے مگر حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ نے روز اول ہی سے اس جماعت کو گمراہ اور گمراہ کن قرار دیا تھا ہم جیسے نااہل مگر کفش بوس تو اسی وقت سے متنفر ہو گئے تھے خصوصًا مودودی کا شیخ العرب والعجم نور اللہ مرقدہٗ پر ذاتی اخلاقی حملہ ایسا تھا کہ کوئی بھی انصاف پسند خصوصًا دارالعلوم دیوبند سے منسوب باوفا ایک لحظہ کے لیے بھی اس جماعت کے ساتھ تعلق رکھنا دینی اور روحانی بلکہ اخلاقی خودکشی سمجھتا تھا مگر بعض لوگ ادھر تو خانقاہ مدنی سے اپنے آپ کو منسلک بتلاتے تھے اور اُدھر مودودی کو بھی مصلح سمجھتے تھے ان ہی میں سے مولانا سید صبغۃ اللہ صاحب بختیاری مدراسی بھی تھے حضرت نے ان کو اپنی بیعت سے خارج فرمادیا یہ گرامی نامہ اسی انقطاع تعلق کے لیے تحریر فرمایا۔ مگر مولانا بختیاری سعادت مند تھے کہ جلد ہی توبہ کر لی اور حضرت کی خدمت میں توبہ نامہ ارسال کرنے کے ساتھ ساتھ السر بالسر والعلانیہ بالعلانیہ پر عمل کرتے ہوئے اخبار مدینہ بجنور کی اشاعت مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۵۳ء میں توبہ نامہ بھی شائع کر دیا جس کی نقل اور حضرت کا معاف فرمانا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مکتوبات شریف ج ۲ صفحہ ۳۱ میں مذکور ہے۔

ف، اس گناہ گار نے ۱۹۴۳ء میں ایک خط بہ نام مکتوب منسوخ بہ نام مودودی صاحب لکھا جو صدق جدید لکھنؤ کی اشاعت مورخہ ۹ مارچ ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا اور اس سے متاثر ہو کر مولانا دریا بادی مرحوم نے ایک مضمون بہ نام کشف حقیقت بھی شائع فرمایا جو دار الارشاد اٹک نے ایک مبسوط مقدمہ کے ساتھ بہ نام براۃ المحدث از افتراء المحدث شائع کر دیا ہے۔

(۹) ایک مرید کو ارشاد فرمایا۔

"آپ ذکر پر مداومت فرمائیں اور جہاں تک ممکن ہو اپنے نفس اور قلب پر قابو رکھیں اور اگر بے قابو ہونے لگیں تو درود شریف پڑھتے ہوں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تصور کریں۔ (مکتوبات شریف ج ۱ صفحہ ۳۹۲)

چونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں جلال ہے اور جلال کی قوت برداشت ہر ایک نہیں کر سکتا نفس اور قلب کے بے قابو ہونے کی دو صورتیں ہیں ایک تو یہ ہے کہ وہ ناسوتی صفات کو چھوڑ کر ملکوتی صفات کی طرف پرواز کرنے لگے اور دوسری حالت یہ ہے کہ بغاوت پر آمادہ ہو جائے کیونکہ نفس کی تین حالتیں ہیں امارہ لوامہ، مطمئنہ، اگر وہ امارہ ہو جائے تب بھی درود شریف کی کثرت سے بفضلہ تعالیٰ اس میں انکساری پیدا ہو جاتی ہے اور درود شریف حضور قلب اور شوق وعشق کے ساتھ اگر پڑھا جائے تو تصور رسید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی صلاحیت پیدا ہو سکتی ہے۔ ذلک الفوز العظیم

(۱۰) چونکہ دل مرکز ہدایت ہے اور دل ہی سے کفر اور فسق اور نفاق کی امراض پیدا ہوتی ہیں جیسا کہ قرآن عزیز نے صحابہ کرام کے بارہ میں ارشاد فرمایا کتب فی قلوبھم الایمان (المجادلہ ۲۲) کافروں کے بارہ میں فرمایا۔ قلوبھم منکرۃ (النحل ۲۲) اور ختم اللہ علیٰ قلوبھم (بقرہ ۷) منافقوں کے بارہ میں فرمایا۔ فی قلوبھم مرض (بقرہ ۱۰) اس لیے اصلاح قلب ہی سے اعمال اور اقوال کی اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (الرعد ۲۸) مگر دل تک رسائی زبانی ذکر اور دوسرے اوراد سے ہوگی اور جب دل ذاکر ہو جائے تو روح جو کہ حقیقت انسانیت کا نام ہے وہ ذکر کی دولت سے مشرف ہو جاتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل وکرم ہے۔ یوتیہ من یشاء

حضرت مدنی نور اللہ مرقدہٗ نے ان تمام مدارج کو یوں ارشاد فرمایا۔

"لہٰذا برادر من تم پر لازم ہے کہ خاص ذات حق جل مجدہٗ کی جانب جہاں تک ممکن ہو قلب کو متوجہ کرو کیونکہ زبان سے ذکر کرنا گویا زبان کو ہلانا ہے اور قلب کا ذکر وسوسیہ ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور حقیقی ذکر روح کا ذکر ہے۔ (مکتوبات شریف ج ۱ ص۴۹)
اسی کی مزید تشریح دوسرے مکتوب گرامی میں یوں فرمائی۔
"اگرچہ ذکر لسانی ذکر قلبی کے سامنے نہایت کمزور نسبت رکھتا ہو مگر جیسے کہ ذکر قلبی ذکر روحی کے سامنے نہایت کمزور ہے کہ ذکر اللسان تعلقہ و ذکر القلب وسوسہ قول سلف ہے مگر تاہم اس ذکر لسانی کو حقیر نہ سمجھا جائے (یہ بھی) بسا غنیمت ہے اور بہت سے اشخاص اس سے بھی محروم ہیں ثمرہ سے خالی نہیں اگرچہ ضروری ہے کہ حتی الوسع کوشش کی جائے کہ حضور قلب ہو۔ سیلاب میں دریا کا پانی بہتا ہے اور اس پر جھاگ اور کوڑا کرکٹ ہوتا ہے تاہم پانی اپنے فوائد زمینوں اور کاشت کے رقبوں، حیوانات وغیرہ کو پہنچاتا ہی ہے"
(جلد اول ص۱۷۳)

اس بابرکت راہنما ہدایت اور مینار نجات مضمون کو حضرت قدس اللہ سرہ العزیز کے اس مکتوب گرامی پر ختم کیا جاتا ہے جو آپ نے مولانا قاری محمد میاں صاحب فتحپوری دہلی کے نام ارقام فرمایا تھا۔
میرے محترم! دوستوں اور احباب کی وجہ سے ان لمحات عزیزہ کو ضائع کرنا کس قدر بے وقوفی ہے سوچ کر اور غور کر کے اس کو سمجھئے۔

دوستان تضییع عمرت مے کنند   نخل عمرت را بافسوس مے کنند

یہ جلسہ بازیاں اور اٹکھلیاں آج اچھی معلوم ہو رہی ہے مگر موت کے قریب اور بعد ان پر لعنت ہزار لعنت بھیجنی ہوگی ان میں جہاں تک ہو سکے کمی کیجئے۔ لا تلهكم اموالكم ولا اولادكم من ذكر الله پر غور کیجئے۔ المال والبنون زينة الحيوة الدنيا والباقيات الصلحت کو پس پشت نہ ڈالئے یہ جوانی کی عمر اور صحت عظیم الشان نعمت ہے اس کو ضائع ہونے سے بچائیے۔
(مکتوبات شیخ الاسلام ج ۲ ص۱۲۶)

بقیہ: یورپ کا بیمار معاشرہ

ایک بھی ایک نفسیاتی نگاہ ڈالیں پھر اس کی کامیاب تاریخ پر نظر کریں۔ پھر ہم یہ کہنے میں ذرہ بھر بھی متردد نہیں کہ جو قوم اسلامی قوانین کو عملاً نافذ کر دیتی ہے اس کا پہلا اثر جو سامنے آتا ہے وہ یہ کہ ملک میں امن وامان قائم ہو جاتا ہے۔ اخلاقی قدروں میں وزن آنے لگتا ہے۔ زمین پر خدا کی بادشاہی چلنے لگتی ہے اور وہ معاشرہ ایک بے مثال معاشرہ بن جاتا ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔ یکم مئی ۱۹۹۳ء۔

© rasailojaraid.com